ادبیات

غزل

جناب سعادت نظیر ایم، اے

بہ مصلحت بھی جو غیروں سے ہم ملا کرتے
وفا شناس، نہ جانے گمان کیا کرتے؟

کسی کی یاد سے دل کو اگر سکوں ہوتا
تو آرزوئے ملاقات کیوں کیا کرتے؟

ترا خیال وہیں دل میں چٹکیاں لیتا
جہاں بھی ہم رہِ ہستی میں دَم لیا کرتے

حریمِ عشق میں ہوتی نہ روشنی حیات
جگر کے داغ نہ دن رات اگر جَلا کرتے

ٹپک پڑیں نہ کہیں آج اُن کے بھی آنسو
جھجک رہا ہوں غمِ دل کا تذکرہ کرتے

بساطِ لالہ و گُل ہو کہ دشت و صحرا ہو
جنھیں ہے تیری طلب، وہ نہیں رُکا کرتے

نثار، جلوۂ صبحِ ازل بھی اُس پہ نثار!
وہ ایک رات، جو گزرے خدا خدا کرتے

دیارِ شوق میں اُن کا کوئی مقام نہیں
جو ہچکچاتے ہیں دل کا معاملہ کرتے

نزاکت اُن کی اگر مُہرِ لب نہ بن جاتی
تو جی میں تھا کہ بیاں سارا ماجرا کرتے

نظیر! عشق کے آثار پھر کہاں ملتے
ہم اپنے درد بھرے دل کی گر دوا کرتے